ہفتہ حکومت کی مناسبت سے صدر مملکت اور حکومتی وفد کے ارکان سے ملاقات - 30 /Aug/ 2022

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج صبح صدر مملکت اور حکومتی وفد کے ارکان سے ملاقات میں حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور اس پر اظہار خیال کیا اور انقلاب اور گزشتہ 43 برسوں کے اہم واقعات کی یاد کو زندہ رکھنے کیلئے ہفتہ
حکومت کا بنیادی ہدف قرار کیا اور ایک سال میں حکومت کی کامیابیوں کی وضاحت کرتے ہوئے، اقتصادی مسئلے کی ترجیح سمیت اہم تاکیدات کا اظہار کرتے ہوئے، انہوں نے مزید فرمایا: عوام انقلاب کے تمام واقعات اور مراحل میں "انقلاب کے مرکزی فاتح رہے ہیں "، اور یہ حقیقت ایک سبق اور عبرت ہے اور تمام حکام کو یہ دکھاتی ہے کہ اس قوم کے ساتھ کیسا برتاو کیا جانا جائے۔
حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے شہید رجائی اور بہانر کو انقلاب اسلامی کے دو مثالی منتظم قرار دیا اور اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ان دونوں عزیزوں کے لیے شہادت خدا کا عظیم اجر ہے، فرمایا: عظیم واقعات کو نظرانداز کرنا اور بھول جانا ایک آفت ہے جس سے ہم سب کو بچنا چاہیے۔
رہبر انقلاب نے "انقلاب کے دوران قوم کا عمومی قیام"، "انقلاب کی عظمت کے سامنے استکبار کی حیرت"، "عالمی طاغوتوں کی نہ ختم ہونے والی دشمنیاں"، "صدام کے ہوائی حملوں کے مقابلے میں ملک اور دارالحکومت کا بے دفاع ہونا"، "انقلاب کے آغاز میں ملک بھر میں دہشت گردوں کا بفوز اور عدم تحفظ"، "انقلاب کے بعد مختلف حکومتوں اور کونسلوں کی کارکردگی"، "دفاع مقدس اور دیگر محاذوں میں قوم کی فیصلہ کن موجودگی" اور "مختلف مارچوں اور تقریبات میں لوگوں کی بھرپور اور قابل تعریف موجودگی" کو ان مسائل میں سے قرار دیا جن کی یاد معاشرے کے ذہنوں میں ہمیشہ زندہ رہنی چاہیے۔
اسی تناظر میں آیت اللہ خامنہ ای نے شہید جنرل حاج قاسم سلیمانی کی نماز جنازہ میں قوم کی یادگار شرکت کو یاد کرتے ہوئے مزید کہا: اسی طرح کے مسائل بشمول اصفہان میں آیت اللہ ناصری کے جنازے میں لوگوں کی بامعنی اور وسیع شرکت اور جشن عید غدیر میں لوگوں کی غیر معمولی شرکت قوم کی عمومی سمت کے مظہر اور صحیح راستے کا نشان دہندہ ہے جسے جاری رہنا چاہیے۔
رہبر انقلاب نے حکومتی سرگرمیوں کا جائزہ لینے اور ان پر توجہ کو ہفتہ حکومت کا دوسرا پہلو قرار دیا اور حکومت کی بعض کامیابیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صدر اور اراکین حکومت کو سفارشات پیش کیں۔
آیت اللہ خامنہ ای نے عوام میں امید اور اعتماد کو زندہ کرنے کو حکومت کی سب سے اہم کامیابی قرار دیا اور فرمایا: لوگ دیکھتے ہیں کہ حکومت میدان میں ہے اور کام میں مصروف ہے اور مسائل کو حل کرنے اور انہیں خدمات فراہم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے، اور اس حقیقت سے عوام کی امید اور اعتماد میں کافی حد تک اضافہ ہوا ہے، یقیناً یہ کوششیں بعض شعبوں میں کامیاب بھی ہوئی ہیں اور بعض جگہ ابھی تک مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوسکے ہیں۔

انہوں نے حکومت کے صوبائی دوروں کو ایک نمایاں اور اہم مسئلہ قرار دیتے ہوئے مزید کہا: حکومت کے پہلے سال میں محروم اور دور دراز علاقوں سمیت ملک بھر کے 31 دورے، کاموں کی نزدیک سے نگرانی اور عوام کے ساتھ گہری ہمدردی اس کی دیگر کامیابیاں ہیں۔ حکومت
"عوام کے ساتھ حکومت کی ہمدردی کی علامت کے طور پر قدرتی اور غیر متوقع سانحات کے مقام پر موجودگی اور فوری ردعمل"، "اداروں کے درمیان تعلقات میں منفی اور متنازعہ رقابتوں کا خاتمہ جو عوام کے ذہنوں میں ابہام کا باعث بنتا ہے"،" اس آرام بخش کوشش کے تسلسل میں تین اداروں کی سنجیدگی پر زور" اور "جوانوں سے استفادہ" اس حکومت کی دیگر کامیابیوں میں سے تھیں جن پر قائد انقلاب نے روشنی ڈالی۔
انہوں نے کہا: بلاشبہ بعض معاملات میں نوجوان منتظمین اور عہدیداروں سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں لیکن عام

طور پر حکومت اور پارلیمنٹ میں جوانی کی روح کو ابھارنا اور مضبوط منتظمین کی آبیاری کرنا، ان غلطیوں پر تحمل سے کام لینے اور انہیں آہستہ آہستہ ختم کرنے کے قابل ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے "معاشرے کو دوسروں کے فیصلوں اور اقدامات کے انتظار سے باہر نکالنے"، "ملک کی پیشرفت کو مشروط کرنے سے گریز" اور "اندرونی صلاحیتوں کو اہمیت دینے" کو حکومت کی دیگر کامیابیاں قرار دیا۔

انہوں نے 13ویں حکومت کو "ذمہ دار" سمجھا اور کہا: پچھلے ایک سال میں یہ نہیں سنا گیا کہ حکومت نے بہانہ بنایا اور کہا کہ "ہمارے پاس اختیار نہیں ہے" یا "وہ اجازت نہیں دیتے"۔

"خارجہ پالیسی اور ثقافت کے میدان میں اچھا نقطہ نظر" اور "عدل و انصاف کا حصول، مظلوموں کی حمایت، اشرافیہ سے گریز اور استکبار مخالف" سمیت انقلاب کے نعروں کو اجاگر کرنا حکومت کے دیگر نمایاں نکات تھے جن کا قائد انقلاب نے اظہار کیا۔

آیت اللہ خامنہ ای نے تاکید کی: حکومت کو مزید کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس سلسلے اور طرز عمل کو جاری رکھنا چاہیے۔

رہبر انقلاب اسلامی نے حکومت کو بعد ازاں نصیحت کی۔

حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای کی پہلی نصیحت "لوگوں کی خدمت میں کامیابی پر شکر ادا کرنا" تھی اور انہوں نے اس سلسلے میں فرمایا: "اس نعمت کا شکر ادا کرنا بنیادی طور پر خدا سے تعلق کو مضبوط کرنے، دعا، توسل اور قرآن سے انسیت کے حصول میں ہے اور دوم عوام کی خدمت کے لیے جہادی کوششوں کو جاری رکھنا۔"

"الٰہی اور خلوص نیت کا حامل ہونا اور دکھاوے کے کاموں سے اجتناب" رہبر انقلاب کی دوسری نصیحت تھی۔

اس سلسلے میں آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا: کئے جانے والے اقدامات کے بارے میں اطلاع دینا اخلاص سے متصادم نہیں ہے کیونکہ اس سے لوگوں کی امیدیں بڑھ جاتی ہیں۔

تیسری نصیحت میں آپ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان جانا جاری رکھیں اور افواہوں کا شکار نہ ہوں، اور لوگوں کے ساتھ رابطے کے وقت صبر و تحمل سے کام لیں۔

رہبر معظم انقلاب نے عوام کے درمیان صدر اور دیگر حکومتی عہدیداروں کی براہ راست اور متواتر موجودگی کو بہت سے برکات اور اثرات کا حامل قرار دیا اور فرمایا: یقیناً ایک عوامی حکومت کا مطلب صرف عوام کے درمیان جانا ہی نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ محتاط منصوبہ بندی اور مختلف نظریات اور آراء کا استعمال، معاشی اور سیاسی سمیت مختلف شعبوں میں عوامی شرکت کو یقینی بنانا بھی اہم ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے چوتھی نصیحت میں اپنے وعدوں کو نبھانے اور عوام کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے والے پورا نہ ہونے والے وعدوں سے گریز کرنے کی ضرورت پر تاکید کی اور پانچویں نصیحت کے طور پر جامع حکومتی ایکشن پلان وضع کرنے کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا: روزمرہ کے کاموں میں احتیاط برتیں۔ اسے اپنے اوپرحاوی نہ ہونے دیں اور اس آفت کا شکار نہ ہونے کے لیے، ایک جامع منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھیں جس کی وضاحت لوگوں کو ممکن ہو۔

انہوں نے چھٹی نصیحت کے طور پر ترجیحات کو ملاحظہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا: حکومت کی طاقت اور وسائل محدود ہیں، اس لیے پہلے بنیادی اقدامات کی نشاندہی کی جائے اور پھر ان کے عنوانات اور ذیلی زمروں کی ترجیح بندی کی جائے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ موجودہ حالات میں بھی بنیادی ترجیح معیشت کا مسئلہ ہے، فرمایا: یقیناً اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سائنس، امن و آمان، اجتماعی سانحات اور ثقافت جیسے دیگر موضوعات کو نظر انداز کیا جائے، بلکہ ثقافتی وابستگی کے ساتھ معیشت کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے اقتصادیات کے حوالے سے متعدد نکات کا اظہار کیا۔

"معاشی حکام کے مربوط ہونے اور مختلف اقتصادی امور پر ایک رائے رکھنے کی ضرورت"، "ترجیحات کا تعین اور

اہم اشاریوں پر توجہ مرکوز کرنا اور صدر اور دیگر عہدیداروں کی طرف سے ان کی روزانہ کی پیروی" وہ نکات تھے جو رہبر انقلاب نے بیان کئے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اہم اقتصادی اشاریوں کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: افراط زر کا حجم، اقتصادی ترقی، سرمایہ کاری میں اضافہ، روزگار میں اضافہ، فی کس آمدنی میں اضافہ اور طبقاتی فاصلے میں کمی ایسے اشاریے ہیں جن پر احتیاط اور مسلسل غور کیا جانا چاہیے۔

اگلی سفارش میں رہبر معظم انقلاب نے پیداوار کے مسئلے کو ملک کی اقتصادی پیشرفت کا سب سے اہم مسئلہ قرار دیا اور تاکید کی: پیداوار کو کمزور کرنے والے کسی بھی عنصر سے سنجیدگی سے نمٹا جائے۔

زرعی پیداوار کے شعبے میں، یوکرین میں جنگ شروع ہونے کے بعد خوراک کے بحران کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے غذائی تحفظ کے مسئلے کو بہت اہم سمجھا، اور بنیادی اشیاء جیسے گندم میں خود کفالت کی ضرورت کے حوالے سے پچھلی مسلسل سفارشات کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے مزید کہا: غذائی تحفظ کا مسئلہ ایک اولین درجہ کا مسئلہ ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

صنعتی پیداوار کے بارے میں آیت اللہ خامنہ ای نے پیداواری اکائیوں میں جاری سرمائے کی کمی کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے اس سرمائے کی فراہمی کو بینکوں کی ذمہ داری قرار دیا اور فرمایا: مرکزی بینک نے توازن کو کنٹرول کرنے کے سلسلے میں صحیح اور بروقت سختی کی ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے کہ یہ سختی بینکوں کی غیر پیداواری سرگرمیوں، جیسے کہ زمین اور سکوں کی خریداری یا ان کی کارپوریٹ سرگرمیوں پر لاگو کی جائے، اور اس کے ساتھ پیداواری اکائیوں کے لیے ضروری سہولیات کو میں کمی نہ آئے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اقتصادی ترجیحات کو بیان کرتے ہوئے مکان کے مسئلہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا: مکانات کے مسئلہ میں ہم بہت زیادہ پیچھے ہیں س کی وجہ سے قیمتوں اور کرائے میں ہوشربا اضافہ ہوا ہے اور لوگوں کو پریشانی اور مشکلات کا سامنا ہے۔

"پیٹرولیم ریفائنریوں کی تعمیر"، "کان کنی کی صنعت میں اضافی قدر کی چین کو مکمل کرنا اور خام تیل کی فروخت کو روکنا"، "بین الاقوامی نقل و حمل کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے شمال جنوبی اور مشرقی مغربی راستوں کو مکمل کرنا نیز مواصلاتی راستوں اور اندرونی ٹرانسپورٹ کی توسیع و ترقی"، "سمندر کی بے نظیر نعمت کے استعمال میں توسیع" ایک اور ترجیح تھی جس پر قائد انقلاب نے زور دیا اور کہا: ملک میں موجود قدرتی اور انسانی وسائل کو ضائع نہ ہونے دیں۔

آیت اللہ خامنہ ای نے اپنی تقریر کے آخر میں کاموں کو ادھورا چھوڑنے سے گریز کرنے کی ضرورت پر تاکید کرتے ہوئے صبر و استقامت اور جہادی کاموں کو بڑھانے کی ضرورت پر تاکید کی تاکہ باقی ماندہ مسائل کو حل کیا جا سکے۔ آپ نے فرمایا: اگر ان سفارشات پر عمل کیا جائے تو ثابت ہوجائے گا کہ 13ویں حکومت مکمل طور پر موثر، فعال اور لوگوں کی زندگیوں کے مسائل حل کرنے والی حکومت ہے، جس کا نتیجہ اللہ اور عوام کی خوشنودی کا باعث ہوگا۔

انہوں نے صدر مملکت اور متعدد دیگر اراکین حکومت کی رپورٹ کو بھی سراہا اور کہا: حکومت کے شعبہ میڈیا کی سرگرمی اور فنکارانہ صلاحیت اور قابل اعتماد معلومات کے ساتھ ان کامیابیوں کا بیان عوام کے سامنے ہونا چاہیے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے خطاب سے قبل صدر مملکت اور حکومت کے چار ارکان نے تیرہویں حکومت کے پہلے سال کے طریقہ کار اور اقدامات کے بارے میں رپورٹ پیش کیے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین رئیسی نے مرداد 1400 میں ملک کے مشکل حالات کا ذکر کرتے ہوئے "لوگوں کی روزی کو غیروں کی مرضی سے مشروط نہ کرنے" کو حکومت کے اہم ترین اقدامات میں سے ایک قرار دیا اور کہا: "اس سال میں ہمیں،
پچھلے سال سے زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ تمام مسائل کا حل موجود ہے اور کوئی تعطل موجود نہیں ہے۔"

صدر نے عوام کی حمایت اور اعتماد کو حکومت کا سب سے بڑا سرمایہ قرار دیا اور کہا: حکومت کا سپر پروجیکٹ "حکومت پر عوام کے اعتماد کی بحالی" ہے اور اس فریم ورک میں تمام اقدامات پر عمل کیا جاتا ہے۔

مہنگائی اور لیکویڈیٹی کے اضافے پر قابو پانا، کورونا اور ملک گیر ویکسینیشن کا انجام پانا، بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے مرکزی بینک سے قرضہ نہ لینا، نئے ریونیو پیدا کرنا اور پہلے سے رہ جانے والے بھاری قرضوں کی ادائیگی، بنیادی اشیا کے ذخائر میں کفالت، مسائل کے حل کے ہدف کے تحت صوبائی دورے، بدعنوانی سے مقابلے کے لیے الیکٹرانک نظام کو فعال کرنا، خاص طور پر بجٹ بل میں عدل و انصاف پر توجہ، خارجہ پالیسی کو ایٹمی ڈیل کے محور سے ہٹا کر متوازن نقطہ نظر کے تحت تبدیل کرنا، نیز پڑوسیوں کے ساتھ تجارت اور تعاون کو فروغ دینا اس ملاقات میں صدر کی رپورٹ کے سب سے اہم محور تھے۔

جناب مخبر، پہلے نائب صدر، نے بھی "معاشی اتار چڑھاؤ کا انتظام"، "اندرونی سرمایہ کاری کو فعال کرنا" اور "غربت سے مقابلہ اور عدل و انصاف کی توسیع" کو گزشتہ سال حکومت کے معاشی کام کے تین اہم محور قرار دیا اور کہا: ملک کے متنوع وسائل کا استعمال بشمول 2700 کلومیٹر سمندر تک رسائی، بارودی سرنگیں اور زراعت حکومت کی ترجیحات میں شامل ہیں۔

گزشتہ سال کے صوبائی دوروں کے بارے میں ایک رپورٹ اور ان کی منظوریوں پر عمل درآمد کے لیے وسائل مختص کرنے کا عمل، جناب مرتضوی، ایگزیکٹو نائب صدر کی رپورٹ کے نکات تھے جبکہ حکومت کی منصوبہ بندی اور بجٹ کے لئے اقدامات کا بیان، بشمول آمدنی کی اصلاح اور اخراجات کا توازن، وزارت برائے منصوبہ بندی اور بجٹ کے سربراہ جناب میرکاظمی کی رپورٹ کا حصہ تھے۔ اس کے علاوہ، پانی اور بجلی کے دو شعبوں میں پانی کے تناؤ کو کم کرنے اور موسم گرما میں بجلی کی فراہمی میں تعطل کو روکنے کے لیے حکومت کے اقدامات کے بارے میں وزیر توانائی کی رپورٹ اس نشست کے دیگر حصے تھے۔